از عدالتِ عظمی

رامشور ڈوبی اور دیگران

بنام

ماسومت آشا کور اور دیگران

تاریخ فیصلہ: 5 اگست 1996

[کے راما سوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹس صاحبان]

حد بندی ایکٹ، 1963 / مخصوص ریلیف ایکٹ، 1963:

شیڈول - آرٹیکل 58 اور 59 / سیکشن 31 - 15.2.1973-31 پر دائر کردہ مخصوص ریلیف ایکٹ کی دفعہ 31 کے تحت دعویٰ اس بنیاد پر دائر کیا گیا ہے کہ دھوکہ دہی کے ذریعے انجام دیے گئے 12.7.1966 اور 14.12.1970 کے سیل ڈیڈز کالعدم ہیں - حد بندی - قرار پایا کہ، اس حقیقت کے نتیجے کے پیش نظر کہ مدعی کے ساتھ دھوکہ دہی کی گئی تھی، دھوکہ دہی پورے لین دین کو ایک کالعدم دستاویز کے طور پر بے نقاب کرتی ہے - حد اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جب بنائے نالش پیدا ہوا تھا یعنی جب بے دخلی کی کوشش کی گئی تھی - مدعی کو 1973 میں اس کی زمین سے بے دخل کرنے کی کوشش کی گئی تھی - سیل ڈیڈ تین سال کے اندر عمل میں لایا گیا - چونکہ مدعی اس تاریخ تک قبضے میں رہا، اس لیے آرٹیکل 59 کے تحت دعویٰ دائر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ دعویٰ آرٹیکل 58 کے تحت تین سال کے اندر دائر کیا گیا تھا اور نیچے دی گئی عدالتوں نے اس کا حکم دیا تھا۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 10702، سال 1996۔

اپیلیٹ ڈگری نمبر 80 / 62(R) سے اپیل میں پٹنہ عدالت عالیہ کے مورخہ 25.11.88 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے منوج سوروپ اور محترمہ للیتا کوہلی۔

جواب دہندگان کے لیے ایس دوبے اور نریش بکشی۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اگرچہ پہلے مدعاعلیہ کے قانونی وارثوں کو نوٹس جاری کیا گیا تھا اور وہ وکیل جو پہلے پیش ہوا تھا اور جس نے وقت لیا تھا اب اس نے اطلاع دی ہے کہ اس کے تین خط لکھنے کے باوجود ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا ہے۔ قانونی وارثوں کو ریکارڈ پر لایا جاتا ہے۔

اجازت دی گئی۔

اس معاملے میں غور کے لیے جو واحد سوال پیدا ہوتا ہے وہ یہ ہے: شیڈول ٹو دی لمیٹیشن ایکٹ، 1963 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کا کون سا آرٹیکل اس معاملے میں حقائق پر لاگو ہوگا؟ نیچے کی عدالتوں نے ایک حقیقت کے طور پر پایا کہ اگرچہ سیلز ڈیڈ کو 12 جولائی 1966 کو آشا کو رنے انجام دیا تھا، جو ایک گنیش مسیر کے حق میں پہلی مدعا علیہ تھی، لیکن یہ پایا گیا کہ گنیش مسیر نے اس کے ساتھ دھوکہ دہی کی تھی اور اس وجہ سے بیعہ نامہ دھوکہ دہی سے خراب ہوا ہے۔ وہ 14 دسمبر 1970 تک قبضے میں رہی اور اس لیے بیعہ نامہ اسے پابند نہیں کرتا۔ اس نے مدعا علیھم کے خلاف دعویٰ دائر کیا جن میں اپیل کنندگان بھی شامل تھے جن کے پاس 14 دسمبر 1970 کا ایک اور بیعہ نامہ تھا جس کے مطابق مدعی کو بے دخل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس نے تین سال کے اندر مخصوص ریلیف ایکٹ کی دفعہ 31 کے تحت عدالتی فیصلہ سنانے کے لیے مقدمہ دائر کیا کہ بیعہ نامہ کالعدم ہیں اور حکم امتناعی امتناع کے لیے جب اسے 15 فروری 1973 کو بیعہ نامہ کے تحت بے دخل کرنے کی کوشش کی گئی

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document

تھی۔ یہ اس دلیل بھی تھی کہ دوسرا بیعہ نامہ بھی اس کی نااہلی اور ناخواندگی کی وجہ سے دھوکہ دہی سے خراب ہوا تھا۔ اسے نیچے کی عدالتوں اور عدالت عالیہ کا بھی حق حاصل ہوا۔ اس کے مطابق، اس کے دعویٰ فیصلہ کیا گیا۔

اپیل گزاروں کی طرف سے یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ سال 1966 کے بیعہ نامہ کے حوالے سے جو بھی نتیجہ نکل سکتا ہے، دوسرے بیعہ نامہ کی صورت میں کوئی دوسری دھوکہ دہی نہیں ہو سکتی۔ دعویٰ ایکٹ کے شیڈول کے آرٹیکل 58 کے تحت دائر کیا جانا چاہیے تھا نہ کہ آرٹیکل 64 کے تحت۔ ہمیں دلیل میں کوئی طاقت نہیں ملتی ہے۔ درج ذیل عدالتوں کے ذریعے اس حقیقت کے نتیجے کے طور پر درج کیے گئے نتائج کے پیش نظر کہ اس کے ساتھ دھوکہ دہی کی گئی تھی، دھوکہ دہی پورے لین دین کو ایک کالعدم دستاویز کے طور پر بے نقاب کرتی ہے۔ لہذا، حد اس تاریخ سے شروع ہوتی ہے جب بنائے نالش پیدا ہوا تھا، یعنی۔ جب بے دخل کرنے کی کوشش کی گئی۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ پہلے مدعا علیہ کو 1973 میں اس کی زمین سے بے دخل کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ بیعہ نامہ اس تاریخ سے تین سال کے اندر عمل میں لایا گیا۔ ان حالات میں، چونکہ وہ اس تاریخ تک قبضے میں رہی، اس لیے ایکٹ کے شیڈول کے آرٹیکل 59 کے تحت دعویٰ دائر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ لہذا، ایکٹ کے شیڈول کے آرٹیکل 58 کے تحت تین سال کے اندر دعویٰ دائر کیا گیا اور نیچے کی عدالتوں نے اس کا حکم دیا اور عدالت عالیہ نے اسے برقرار رکھا۔ اس کے مطابق یہ مداخلت کی ضمانت نہیں دیتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ کوئی لاگت نہیں۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Basharat Saleem
2025.06.27 14:16
I attest to the accuracy and integrity of this document